علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

(شعبہ اردو)

وارننگ

عزیز طلبہ! آپ یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ:

1 - اگر آپ اپنی امتحانی مشق میں کسی اور کی تحریر میں سے مواد چوری کر کے لکھیں گے یا آپ اپنی امتحانی مشق کسی دوسرے طالبعلم سے لکھوائیں گے تو آپ اپنے سرٹیفکیٹ یا ڈگری سے محروم ہو سکتے ہیں خواہ اس کا علم کسی بھی مرحلہ پر ہو جائے۔

-2 کسی دوسرے طالب علم سے ادھار لی گئی یا چوری کی گئی امتحانی مشق پر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کی ''مواد کی چوری'' **Plagiarism** پالیسی کے مطابق سزا دی جائے گی۔

کورس: اردو لازمی بک ون (363) سمسٹر: خزاں، 2022ء

سطح: انٹرمیڈیٹ

برائے مہربانی امتحانی مشقیں حل کرنے سے پہلے درج ذیل ہدایات کو غور سے پڑھیے۔ (ہدایات برائے طلبا میٹرک، ایف اے اور بی اے پروگرامز)

-1 تمام سوالات کے نمبر مساوی ہیں البتہ ہر سوال کی نوعیت کے مطابق نمبر تقسیم ہوں گے۔

-2 سوالات کو توجہ سے پڑھیے اور سوال کے تقاضے کے مطابق جواب تحریر کیجیے۔

-3 مقررہ تاریخ کے بعد/ تاخیر کی صورت میں امتحانی مشقیں اپنے متعلقہ ٹیوٹر کو بھیجنے کی صورت میں تمام تر ذمہ داری طالب علم پر ہوگی۔

-4 آپ کے تجزیاتی اور نظریاتی طرزِ تحریر کی قدر افزائی کی جائے گی۔

-5 غیر متعلقہ بحث/ معلومات اور کتب، سٹڈی گائیڈ یا دیگر مطالعاتی مواد سے ہو بہو نقل کرنے سے اجتناب کیجیے۔

کل نمبر: 100 کامیابی کے نمبر: 40

امتحانی مشق نمبر 1

سوال 1- مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔ مضمون کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھیں۔ (20)

(الف) خاندانی منصوبہ بندی کا شعور خصوصاً نوجوان نسل میں جب تک بیدار نہیں ہوگا، حکومت کے تشہیری اور طبی سہولیات کی فراہمی جیسے اقدامات بے اثر رہیں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس حوالے سے عوامی بیداری کی ایک قومی تحریک جنم لے، جو قدرتی، انسانی، پیداواری اور اقدامات بے اثر رہیں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس حوالے سے عوامی بیداری کی ایک قومی تحریک جنم لے، جو قدرتی، انسانی، پیداواری اور دیگر وسائل کا ٹھیک ٹھیک ادراک رکھے اور جان لے کہ موجودہ دستیاب وسائل کی

موجودگی میں قومی اور انفرادی سطح پر آبادی کا تناسب کیا ہو اور اس کے لیے اقدامات کو کیسے موثر بنایا جائے؟ یوں شاید وہ بجلی، گیس، پانی اور خوراک جیسے بحرانوں سے نکل پائیں۔

(ب) اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان اور زیادہ ترقی کرے اور ہمیشہ ترقی کرے تو ہمیں نظریہ پاکستان کو ہر وقت پیش نظر رکھنا پڑے گا۔ اس کی بدولت ہم پاکستان کو زیادہ مستحکم اور شاندار بنا سکتے ہیں۔ نظریہ پاکستان کا مقصد پاکستان کو ایک اسلامی اور فلاحی مملکت بنانا ہے۔ ہمیں ایسا کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیے، جس کی وجہ سے خدا اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔ ہمارا جینا اور مرنا پاکستان کے لیے ہونا چاہیے۔ قومی مفاد کے سامنے ذاتی مفاد کو دل سے نکال دینا چاہیے۔ ہر قسم کی گروہ بندی سے بالاتر ہو کر تمام پاکستانیوں کی فلاح و بہبود کی کوشش کرنا نظریہ پاکستان کو فروغ دینا ہے۔ اگر ہم نے نظریہ پاکستان کو پیش نظر رکھا اور اپنی سیرت اور کردار کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی تو دنیا کی دوسری قوموں میں بھی ہمیں امتیاز حاصل ہوگا اور ہم اسلامی اصولوں کی روشنی میں پاکستان کو توانا، مستحکم، شاندار اور پر عظمت بنانے میں پوری طرح کامیاب ہوں گے، ان شاءاللہ

سوال 2- سید عبداللہ کے مضمون ''ادب میں جذبے کا مقام'' کا خلاصہ تحریر کریں۔ (10)

سوال 3- مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں اور شاعر کا نام بھی لکھیں۔ (20)

باغ وہ دشتِ جنوں تھا کہ کبھی جس میں سے
لالہ و گل گئے ثابت نہ گریباں لے کر
پھر گئی سوئے اسیرانِ قفس بادِ صبا
خبرِ آمدِ ایامِ بہاراں لے کر
رنج پہ رنج جو دینے کی ہے خو قاتل کو
ساتھ آیا ہے بہم تیغ و نمکداں لے کر
مصحفی گوشۂ عزلت کو سمجھ تختِ شہی
کیا کرے گا تو عبث تختِ سلیماں لے کر

سوال 4- صنعتِ مبالغہ اور صنعتِ تکرار کی وضاحت کریں اور مثالیں بھی دیں۔ (10)

سوال 5- ''لوڈ شیڈنگ'' کے موضوع پر دو دوستوں کے درمیان مکالمہ لکھیں۔ (10)

سوال 6- 14 اگست کے روز یونیورسٹی میں منعقد ہونے والی تقریب کی روداد لکھیں۔ (10)

سوال 7- مختصر جواب دیں (10)

(الف) غزل کا آخری شعر، جس میں تخلص نہ آیا ہو، اصطلاح میں کیا کہلاتا ہے؟

(ب) کس شہر کو بائیس خواجہ کی چوکھٹ کہا جاتا ہے؟

(ج) ''تیغ اردی'' کے معنی لکھیں اور اس پر اعراب لگائیں۔

(د) آغا حشر کے دو ڈراموں کے نام لکھیں۔

(ہ) ''اندر سبھا'' کس کا ڈراما ہے؟

سوال8- نظیر اکبر آبادی کی نظم ''انجام'' کا خلاصہ لکھیں۔ (6+4)

کل نمبر:100 کامیابی کے نمبر:40

امتحانی مشق نمبر 2

سوال1- حوالہ متن اور سیاق وسباق کے تناظر میں مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔ (20)

(الف) اپنے نئے وطن میں تم آزادی سے گھومتے پھرتے ہو؛ آزادانہ کاروبار کرسکتے ہو؛ تمہاری عورتوں کی عصمتیں محفوظ ہیں۔ تمہارے بچوں کا حال اور مستقبل محفوظ ہے؛ تمہارا دین؛ تمہارا ایمان محفوظ؛ تمہاری زبان؛ اس کا رسم الخط محفوظ ہے۔ یہ آواز کس کی ہے؟ شاید تاریخ کی.........تاریخ کی..........تاریخ جو بیدردی کی حد تک صاف گو ہے۔

(ب) ایک بار پھر ہمارے آوارہ گرد پاؤں میں کھجلی ہوئی اور ہم نے تہران کا اذن پا کر اپنی فارسی کو دم لگا کر رگڑ رگڑ کر مانجھا۔

(ج) دو بچوں کے لیے استانی کی ضرورت ہے، جس پر میں ان کی اخلاقی اور دینی تربیت کے لیے اعتبار کرسکوں۔

(د) خوشیوں کا کوئی پیمانہ اس وقت چھمی کی مسرت کو نہیں ناپ سکتا تھا۔

سوال2- درست جواب پر دائرے کا نشان بنائیں۔ (20)

(i) شاعر کا فن اصولاً کس کا فن ہے؟

الف: سوداگر ب: رنگ ساز ج: مصور

(ii) عام نقطۂ نظر کے مطابق: شاعر یا ادیب کیا کھانے کے لیے پیدا ہوا ہے؟

الف: دماغ ب: پلاؤ ج: غم

(iii) مکمل ادب کس کشادگی کا باعث ہے؟

الف: جسمانی ب: روحانی ج: اسلامی

(iv) ادب کس کا رہنما اور دوست ہے۔

الف: روح ب: عقل ج: انسان

(v) ادب: شرافت آمیز عقل مندی کا ہے؟

الف: داعی ب: آرزومند ج: علمبردار

سوال3- مختصر جواب دیں۔ (05)

i- کیا کوئی ادب زندہ روایات کے بغیر قائم رہ سکتا ہے؟

ii- علامہ اقبال کے اس مصرع کی وضاحت کریں۔

یقین محکم۔ عمل پیہم۔ محبت۔ فاتح عالم

iii- ''تعلیم بالغاں'' کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

iv۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیں اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں۔
گھڑونچی۔ شمشیریں۔

v۔ محاسن کیا ہوتا ہے؟ اس کی تعریف کریں اور ایک مثال بھی دیں۔

سوال 4- درست جواب کے سامنے درست اور غلط کے سامنے غلط لکھیں۔ (10)

i- آغا حشر کا آخری ڈرامہ مرید شک ہے۔

ii- شاہ سمعان کی بیٹی سفید قلعے میں ماری جاتی ہے۔

iii- ایرانی سردار بہرام ہتھیار ڈالنے کا مشورہ دیتا ہے۔

iv- گرد آفرید خود سہراب کا مقابلہ کرنے کے لیے نکلی۔

v- سہراب اپنے باپ رستم کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔

سوال 5- مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں اور شاعر کا نام بھی لکھیں۔ (10)

دیکھ تو دل کہ جاں سے اُٹھتا ہے
یہ دھواں سا کہاں سے اُٹھتا ہے

....

جبیں سجدہ کرتے ہی کرتے گئی
حقِ بندگی ہم ادا کر چلے

سوال 6- مندرجہ ذیل تراکیب اور محاورات کے معنی لکھیں اور ان پر اعراب بھی لگائیں۔ (05)

معطر شب و روز۔ زرنگار۔ جی مارنا۔ موت نقارا۔ زین دھرنا

سوال 7- رباعی اور قطعہ میں کیا فرق ہے؟ مثال دے کر وضاحت کریں۔ (15)

سوال 8- مندرجہ ذیل پیراگراف کو توجہ سے پڑھیں اور اس کی تلخیص کریں اور اس کا مناسب عنوان بھی تجویز کریں۔ (15)

تہذیبی اور سماجی سطح پر تبدیلی کا یہ عمل اتنا شدید اور گہرا تھا کہ آریوں کے بعد ہندوستان کی سرزمین پر پہلی مرتبہ نمودار ہوا تھا۔ پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی کے الفاظ میں: ہندوستان میں تین عظیم الشان تصادم، یا یوں کہیے کہ اتصال، کم و بیش پختہ کلچروں کے ہو چکے ہیں۔ ایک آریہ، دوسرا تصادم یا اتصال وہ ہے جو مسلمان فاتحوں کے اس ملک کو اپنا وطن بنا لینے کے وقت سے پیدا ہوا۔ یہ اتصال اسی وقت مؤثر اور ہمہ گیر ہو سکتا تھا، جب کسی معاشرے کو زندگی میں نئے معنی پیدا کرنے کے لیے خود اندر سے کسی نئے نظامِ خیال کی ضرورت محسوس ہو رہی ہو۔ اس سرزمین پر جہاں جہاں مسلمان پھیلتے گئے، زندگی کی گھما گھمی اور تہذیب کی ہما ہمی کا آغاز ہوتا گیا۔ پہلے یہ عمل سندھ اور ملتان میں ہوا، پھر پھیل کر سرحد، پنجاب اور میرٹھ و نواحِ دہلی تک پہنچ گیا اور قطب الدین ایبک سے لودھیوں تک آتے آتے تہذیبی و لسانی سطح پر یہ اثرات اتنے واضح ہو گئے کہ زبان اور تہذیب دونوں کو نئے سانچے میں ڈھال کر ایک الگ رنگ روپ دے دیا، اس کے ساتھ ساتھ ایک مشترک زبان کے خدوخال بھی اجاگر ہوتے گئے۔ سلطان محمد تغلق کے زمانے میں یہ جدید زبان عام طور پر بولی جاتی تھی اور وہ مسلمان جو ہندوستان میں پیدا ہوئے تھے یا جنھوں نے عرصہ دراز سے یہاں بود و باش اختیار کر لی تھی۔ اسی زبان میں بات چیت کرتے تھے۔